أُصُولُ السُّنَّةِ

تالیف

امام ابوبکر عبداللہ بن الزبیر القرشی الحمیدی المکی (رحمہ اللہ)

(ت:۲۱۹ھ)

ترجمہ

ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ)

ashabulhadith.com

اُصُولُ السُّنَّةِ

تالیف: امام ابوبکر عبداللہ بن الزبیر القرشی الحمیدی المکی (رحمہ اللہ)

(ت: ۲۱۹ھ)

ترجمہ: ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ)

کتاب کا نام	:	اصول السنة
مؤلف	:	امام ابوبکر عبداللہ بن الزبیر القرشی الحمیدی المکی (رحمہ اللہ)
ترجمہ	:	ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ)
قیمت	:	بالکل مفت
صفحات	:	16
پہلی اشاعت	:	ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ | November 2022
ناشر	:	Ashabulhadith Publications publications@ashabulhadith.com

Ashabulhadith Publications

©حقوق برائے ناشر محفوظ

اصحاب الحدیث اس کتاب کو اسی شکل میں بغیر کسی تبدیلی کے، اس کی تقسیم، طباعت، فوٹو کاپی اور/ یا الیکٹرونک ذرائع کے ذریعہ اس کی تقسیم اور اس کے مواد کو پھیلانے کی اجازت دیتا ہے اس شرط کے ساتھ کہ اس سے مالی طور پر منفعت حاصل نہ کی جائے، سوائے اس حالت میں جب کہ ناشر سے اس کی خاص اجازت حاصل کی گئی ہو۔ اس کتاب سے ذکر کئے گئے حوالے کو ناشر (اصحاب الحدیث) کی طرف ضرور منسوب کریں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى اله وصحبه

أما بعد...

فإن الأخ في الله د:مرتضى بخش حسين باكستاني الجنسية معروف لدينا بحسن السيرة والسلوك والاستقامة على السنة مع الحرص على طلب العلم والجد في تحصيله واراه إن شاء الله قادرا على بذله في الدعوة إلى الله وله في ذلك جهود مشكورة ومتميزة وقد عرفت عنه ذلك كله منذ سنين تتلمذ علينا خلالها وبناء على طلبه فقد حررت له هذه الشهادة لتقديمها إلى من يهمه الأمر وفق الله الجميع لما فيه مرضاته...

و السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وكتبه / عبيد بن عبد الله بن سليمان الجابري

المدرس بالجامعة الإسلامية سابقا

وحرر في ظهر الخميس التاسع والعشرين من ربيع الأول

عام ثلاثين وأربعمائة وألف للهجرة

السادس والعشرين من مارس عام تسعة وألفين ميلادي

[illegible]

تزکیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على نبينا محمد و على آله وصحبه ، اما بعد:

ہمارے دینی بھائی ڈاکٹر مرتضی بخش حسین پاکستانی ہمارے یہاں حسن سیرت و سلوک اور سنت پر استقامت سے جانے جاتے ہیں۔اور اس کے ساتھ طلب علم کی حرص اور اس کو حاصل کرنے میں جد و جہد کرتے ہیں۔ میرے نزدیک ان شاء اللہ وہ اس علم کو اللہ تعالی کی طرف دعوت دینے میں بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ان کی دعوت کے سلسلے میں پہلے بھی قابل تحسین خدمات ہیں۔یہ سب میں ان کے بارے میں ان تمام برسوں سے جانتا ہوں جن میں وہ ہمارے یہاں طالب رہے۔ چنانچہ ان کی طلب پر میں نے یہ شہادت لکھ دی ہے۔تاکہ وہ متعلقہ افراد کو پیش کر سکیں۔اللہ تعالی ہم سب کو اس کام کی توفیق دے جسے وہ پسند کرے اور راضی ہو۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

کتبہ

فضیلتہ الشیخ عبید بن عبداللہ بن سلیمان الجابری (حفظ اللہ)

(سابق مدرس جامعہ اسلامیہ، مدینہ نبویہ)

اسے دوپہر جمعرات 29 ربیع الاول سن 1430ھ بمطابق 26 مارچ سن 2009ع کو لکھا گیا

بسم الله الرحمن الرحيم

إلى من يهمه الأمر

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين،

أما بعد: فإن الأخ في الله الشيخ/ مرتضى بن بخش بن حسين معروف لدي بصحة معتقده، وسلامة منهجه، وحسن خلقه، وحبه للعلم وأهله، وهو من خيرة من عرفنا من طلبة العلم والدعاة إلى الله على بصيرة مع لزوم لمذهب السلف الصالح في العلم والعمل - أحسبه كذلك والله حسيبه و لا أزكي على الله أحداً -

وإني إذ أكتب له هذه التزكية فإني أوصيه بالتمسك بالكتاب والسنة والسير على نهج السلف الصالح رضي الله عنهم،وصلى الله وسلم على محمد وعلى آله وصحبه.

قاله وكتبه

٤١٨
١٤٣٥هـ

فؤاد بن سعود بن عمير العمري

رئيس قسم التوعية والتوجيه بهيئة محافظة جدة
والداعية المتعاون بوزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد
وخطيب مسجد أمل عناني بحي الشاطئ بجدة

تزکیہ

الی من یھمہ الامر

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

اللہ کے لیے ہمارے دینی بھائی شیخ مرتضی بن بخش بن حسین میرے یہاں صحیح عقیدے، سلیم منہج، حسن اخلاق، حب علم واہل علم کے بطور معروف ہیں۔اور وہ ان بہترین طلاب علم اور بصیرت کے ساتھ دعوت دینے والے داعیان الی اللہ میں سے ہیں جنہیں ہم جانتے ہیں، ساتھ ہی علم اور عمل میں مذہب سلف صالحین سے تمسک اختیار کرنے والے ہیں۔ میں انہیں اسی طرح سے جانتا ہوں اصل محاسبہ کرنے والا تو اللہ ہی ہے، اس کے سامنے تو ہم کسی کا تزکیہ بیان نہیں کر سکتے۔

یہ تزکیہ لکھنے کے ساتھ میں انہیں کتاب وسنت سے تمسک اختیار کرنے اور منہج سلف صالحین رضی اللہ عنہم پر چلنے کی تاکیدی وصیت بھی کرتا ہوں۔

وصلی اللہ وسلم علی محمد وعلی آلہ وصحبہ۔

قالہ وکتبہ

فواد بن سعود بن عمیر العمری

18 ربیع الثانی، 1435ھ

رئیس شعبۂ کمیٹی برائے رہنمائی وتوجیہات، محافظہ، جدہ

معاون داعی وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد

خطیب مسجد امل عنانی، حي الشاطئ، جدہ

پیشِ لفظ

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام على نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين. أما بعد

یہ کتابچہ (أصول السنة للحميدي) امام بخاری رحمہ اللہ کے معروف شیخ، امام ابوبکر عبداللہ بن الزبیر الحمیدی رحمہ اللہ کی مشہور تصنیفات میں سے ہے، جس میں انہوں نے بڑے ہی پیارے انداز میں اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے اصولوں کا مختصر خلاصہ بیان کیا ہے۔ یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں ہے کہ عقیدے کا علم شریعت کے تمام علوم کی اساس ہے۔ صحیح عقیدے کی اساس صحیح اصولوں پر قائم ہوتی ہیں جو اقامت دین کے لیے اتنی ہی ضروری ہیں جتنا کہ انسان کے جسم کے قیام کے لیے ریڑھ کی ہڈیوں کا صحیح اور سلامت ہونا ضروری ہے۔ سلف صالحین اور انکی احسان کے ساتھ اتباع کرنے والے بھی ہمیشہ ان اصولوں کا دروس اور تدریس کے تسلسل کے ذریعے اہتمام کرتے آئے ہیں جن کی پیروی کرتے ہوئے یہ چھوٹی سی سعی بھی اسی تسلسل کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔

اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اس رسالے کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس کی افادیت کو دیکھتے ہوئے اس کا ترجمہ اور مختصر تشریح، جدہ میں مسجد فلسطین میں منعقد دورہ شرعیہ میں کیا گیا۔ اس درس کو ایک ہی نشست میں، بعد فجر، بروز جمعہ ۱۱ شعبان ۱۴۳۹ھ (۲۷ اپریل ۲۰۱۸) کو مکمل کیا گیا تھا۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس سعی کو قبول فرمائے اور ہمیں سلف صالحین کے عقیدے اور منہج کو صحیح طور پر سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور تمام حاضرین، سامعین اور قارئین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے۔

وصلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين

ڈاکٹر مرتضی بن بخش
جدة

امام الحمیدی رحمہ اللہ کا مختصر تعارف

شیخ (عبداللہ البخاری حفظہ اللہ) فرماتے ہیں: "هو الإمام الحافظ العلَم أبو بكر عبد الله بن الزبير بن عيسىٰ القُرشي الحُميدي المكي" وہ ایک امام، حافظ، علَم تھے، (جن کا نام) ابوبکر عبداللہ بن الزبیر بن عیسیٰ القرشی الحمیدی مکی تھا۔ "هذا الامام روىٰ عنه جمع من آئمة الاسلام ومن ورؤوسهم الإمام أبو عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري" صاحب الصحيح" (یعنی ان سے ائمہ اسلام کی ایک بڑی تعداد نے روایت کیا ہے جن میں ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری بھی ہیں، جنہوں نے الصحیح کی تصنیف کی)۔

(یعنی سب سے پہلے تعارف جو امام الحمیدی رحمہ اللہ کا ہے کہ امام البخاری کے استادوں میں سے ہیں)

"فقد روىٰ عنه فى صحيحه ومن ذلك أوّل حديث فى الجامع الصحيح" سب سے پہلی حدیث صحیح بخاری میں کون سی ہے؟ "إنّما الأعمالُ بالنِّيَّاتِ" یہ امام بخاری نے انہی سے روایت کی ہے۔ سب سے پہلے ابتداء کہاں سے ہوئی؟ "قال حدثنا الحُميدي" (عبداللہ بن الزبیر الحُمید ی رحمہ اللہ) یہ حُمیدی ہیں۔

صحیح بخاری کی جو پہلی سند ہے جس سے کتاب کی ابتداء ہوتی ہے معروف حدیث ہے "إنّما الأعمالُ بالنِّيَّاتِ" اس حدیث کی سند میں سب سے پہلا نام الحمیدی رحمہ اللہ کا ہے جن کا آج ہم ذکر کررہے ہیں۔

"وكذلك روىٰ عنه الإمام مسلم فى المقدمة صحيحه" (امام مسلم نے بھی اپنی صحیح کے مقدمہ میں ان سے (روایت) بیان کی ہے) "وروىٰ عنه الإمام ابو داود، والإمامان الرازيّان، أبو حاتم، ابو زرعة وغيرهم من سادات العلماء وأئمة أهل السنة" (ان کے علاوہ بھی کئی علماء نے ان سے روایت کیا ہے جیسے ابوداود، ابوحاتم الرازی، ابوزرعہ الرازی وغیر جیسے اہل سنت کے بڑے علمائے کرام نے ان سے روایت کیا ہے)۔

"قال الحافظ ابن ناصر الدين الدمشقي حدث عنه البخاري وغيره من كبار الأئمة كالإمام وكيع ابن الجراح الرؤاسي والإمام قتيبة بن سعيد البغلاني، ويعلى بن عبيد الطنافسي، وغيرهم من أهل العلم" (حافظ ابن ناصر الدین الدمشقی کہتے ہیں:

اُن سے بخاری اور جو بہت بڑے علماء تھے انہوں نے روایت کام جیسے امام وکیع بن الجراح الرؤاسی اور امام قتیبہ بن سعید البغلانی وغیرہ جیسے اہل علم نے ان سے روایت کیا)۔

امام الحمیدی کے تعلق سے چند علمائے کرام کے تاثرات:

امام اہل السنۃ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں "الحُمیدی عندنا إمام" (الحمیدی ہمارے نزدیک امام ہیں)۔ جسے طبقات الحفاظ میں اور سیر أعلام النبلاء میں بیان کیا گیا ہے۔ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الأئمة فی زماننا: الشافعی، والحُمیدی، وأبو عبید" ہمارے زمانے میں جو امام ہیں (یعنی علم میں جو علماء ہیں) وہ شافعی ہیں اور الحمیدی اور ابو عبید ہیں)۔

امام ذہبی تاریخ الاسلام میں امام اسحاق بن راہویہ کا قول ان کے متعلق بیان کرتے ہیں۔

"امیر المؤمنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ قال:

(امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں) "الحمیدی إمام فی الحدیث" (فرماتے ہیں: الحمیدی حدیث میں امام ہیں)۔ یہ بھی "تاریخ الاسلام للذهبی" میں نقل کیا ہے۔

حافظ امام ابو عبداللہ الحاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الحمیدی مفتی أهل مكة ومحدثهم" (حمیدی اہل مکہ کے مفتی اور محدث ہیں) "وهو لأهل الحجاز فی السنة كأحمد بن حنبل لأهل العراق" (اور وہ اہل حجاز کے لئے ایسے ہیں جیسا کہ امام احمد بن حنبل اہل عراق کے لئے سنت میں ہیں (یعنی امام اہل السنۃ ہیں اپنے زمانے کے)۔

امام الحمیدی رحمہ اللہ کی تصنیفات:

"المسند" جس کی دو طبعات ہیں اور اس کے آخر میں جو مسند ہے اس میں اصول السنۃ ہے، جو آج ہماری شرح ہے یہ اُس میں ملحق تھا (جوڑ دیا گیا تھا) اور مکتبۃ الظاہریۃ میں بھی اس کا نسخہ موجود ہے جو مسند کا حصہ نہیں ہے اور اُس سے جوڑا گیا ہے۔

امام الحمیدی رحمہ اللہ کی وفات سن 219 ہجری میں ہوئی جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين أما بعد:

پہلا اصول

حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ:

اَلسُّنَّةُ عِنْدَنَا: أَنْ يُؤْمِنَ الرَّجُلُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ، حُلْوِهِ وَمُرِّهِ، وَأَنْ يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ، وَأَنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ قَضَاءٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

ہم سے بشر بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے الحمیدی نے بیان کیا اور کہا:

ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ کوئی شخص اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے، یعنی اس کی میٹھی اور کڑوی پر، اور یہ جان لے کہ جو بھی اسے لاحق ہوا ہے وہ اس سے چوکنے والا نہیں تھا، اور جو کچھ بھی اس سے چوک گیا وہ اسے لاحق ہونے والا نہیں تھا، اور یہ تمام چیزیں اللہ عزوجل کے فیصلے میں سے ہے۔

آڈیو شرح: https://bit.ly/3GaHoce

دوسرا اصول

وَأَنَّ الْإِيمَانَ قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ وَلَا يَنْفَعُ قَوْلٌ إِلَّا بِعَمَلٍ وَلَا عَمَلٌ وَقَوْلٌ إِلَّا بِنِيَّةٍ، وَلَا قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَنِيَّةٌ إِلَّا بِسُنَّةٍ.

اور یہ کہ ایمان قول اور عمل ہے جو بڑھتا گھٹتا ہے، اور ایسا قول کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچاتا جو عمل کے بغیر ہو، اور نہ ہی کوئی عمل اور قول جو نیت کے بغیر ہو، اور نہ ہی کوئی قول، عمل اور نیت جو سنت کے بغیر ہو۔

آڈیو شرح: https://bit.ly/3hFyzx7

تیسرا اصول

وَالتَّرَحُّمِ عَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ كُلِّهِمْ، فَإِنَّ اللهَ عزوجل قَالَ ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ فَلَمْ نُؤْمَرْ إِلَّا بِالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ أَوْ تَنَقَّصَهُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَلَيْسَ عَلَى السُّنَّةِ، وَلَيْسَ لَهُ فِي الْفَيْءِ حَقٌّ، أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: "قَسَمَ اللهُ تَعَالَى الْفَيْءَ فَقَالَ: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ﴾ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ﴾ فَمَنْ لَمْ يَقُلْ هَذَا لَهُمْ فَلَيْسَ مِمَّنْ جُعِلَ لَهُ الْفَيْءُ".

محمد ﷺ کے تمام صحابہ پر رحمت بھیجنا (رحمت کی دعاء کرنا بھی اس سنت میں سے ہے) کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: وَالَّذِينَ جَاؤُ مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

(اور جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے) (سورۃ الحشر: ۱۰)

تو ہمیں ان کے لئے استغفار کرنے کا ہی حکم دیا گیا ہے۔ جو بھی ان کو گالی دیتا ہے یا ان کی تنقیص کرتا ہے یا ان میں سے کسی ایک کی بھی تنقیص کرتا ہے تو ایسا شخص سنت پر نہیں ہے اور نہ ہی ایسے شخص کا مالِ فیئ میں کوئی حق ہے۔ ہمیں اس کی خبر کئی (علماء) نے مالک بن انس سے دی کہ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فیئ کی تقسیم کر دی ہے اور فرمایا ہے:

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ

((فیئ کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکال دیے گئے)

(سورۃ الحشر: ۸)

پھر فرمایا:

وَالَّذِينَ جَاؤُ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

(اور جو ان کے بعد آئیں جو کہیں گے کہ اے ہمارے رب، ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے) (سورۃ الحشر: ۱۰)

تو جو ایسا ان (صحابہ) کے بارے میں نہیں کہتا، تو وہ ان میں سے نہیں ہے جن کے لئے مالِ فیئ (میں حصہ) کیا گیا ہے۔

آڈیو شرح: https://bit.ly/3E2txSI

چوتھا اصول

وَالقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ، سَمِعْتُ سُفْيَانَ [بنُ عُيَينَة] يَقُولُ: "القرآنُ كَلَامُ اللهِ، وَمَنْ قَالَ: مَخْلُوقٌ فَهُوَ مُبتَدِعٌ، لَمْ نَسمَعْ أَحَدًا يَقُولُ هَذَا"

اور قرآن اللہ کا کلام ہے۔ میں نے سنا سفیان [ابن عیینہ] کو کہتے ہوئے کہ: قرآن اللہ کا کلام ہے اور جو اسے مخلوق کہتا ہے تو وہ بدعتی ہے۔ ہم نے کسی (عالم) کو ایسا کہتے ہوئے نہیں سنا۔

آڈیو شرح: https://bit.ly/3Etj8ks

پانچواں اصول

وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ: الإِيمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ وَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ. فَقَالَ لَهُ أَخُوهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ: "يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، لَا تَقُلْ يَنْقُصُ." فَغَضِبَ وَقَالَ: "اُسْكُتْ يَا صَبِيُّ، بَلْ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ"

اور میں نے سفیان (بن عیینہ) کو کہتے ہوئے سنا کہ: ایمان قول وعمل ہے اور یہ بڑھتا اور گھٹتا ہے۔ اس پر ان کے بھائی ابراہیم بن عیینہ نے کہا: اے ابو محمد، یہ مت کہو گھٹتا ہے۔ تو اس پر وہ غصے میں آ گئے اور کہا: خاموش ہو جاؤ اے لڑکے، بلکہ (اتنا کم ہو جاتا ہے) یہاں تک کہ اس (ایمان) میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

آڈیو شرح: https://bit.ly/3hFv9ug

چھٹا اصول

وَالْإِقْرَارُ بِالرُّؤْيَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ

اور اس بات کا اقرار (بھی) کہ موت کے بعد اللہ کا دیدار ہوگا۔

آڈیو شرح: https://bit.ly/3E4XXnf

ساتواں اصول

وَمَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْآنُ وَالْحَدِيثُ مِثْلُ ﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ﴾ وَمِثْلُ ﴿وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ﴾ وَمَا أَشْبَهَ هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ لَا نَزِيدُ فِيهِ وَلَا نُفَسِّرُهُ. نَقِفُ عَلَى مَا وَقَفَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَالسُّنَّة. وَنَقُولُ ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ وَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هَذَا فَهُوَ مُعَطِّلٌ جَهْمِيٌّ.

اور ہر وہ چیز جس کا بیان قرآن اور حدیث میں ہوا ہے مثل اس آیت کے

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ﴾

(اور یہودیوں نے کہا کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ انہی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں)
(سورۃ المائدۃ: ۶۴)

اور مثل اس آیت کے:

﴿وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ﴾

(اور (تمام) آسمان اس (اللہ) کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہونگے) (سورۃ الزمر: ۶۷)

اور اسی طرح سے جو بھی قرآن و حدیث میں ہے، ہم اس میں کچھ اور زیادتی نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی تفسیر کرتے ہیں۔ ہم اسی پر رکتے ہیں جہاں پر قرآن و سنت رکتا ہے اور ہم کہتے ہیں:

﴿الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾

(جو رحمٰن ہے، عرش پر مستوی ہے) (سورۃ طہٰ: ۵)

وَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هَذَا فَهُوَ مُعَطِّلٌ جَهْمِيٌّ.

اور جو اس کے علاوہ کچھ اور گمان کرتا ہے تو وہ معطل (اہلِ تعطیل) جہمی ہے۔

آڈیو شرح: https://bit.ly/3UPFMsH

آٹھواں اصول

وَأَلَّا نَقُولَ كَمَا قَالَتِ الْخَوَارِجُ: "مَنْ أَصَابَ كَبِيرَةً فَقَدْ كَفَرَ". وَلَا تَكْفِيرَ بِشَيْءٍ مِنَ الذُّنُوبِ.

اور ہم یہ نہیں کہیں گے جیسا کہ خوارج نے کہا: جس نے کبیرہ گناہ کیا اس نے کفر کیا، اور گناہوں میں سے کسی گناہ کو کرنے پر ہم تکفیر نہیں کرتے۔

آڈیو شرح: https://bit.ly/3UBOI5k

نواں اصول

وَإِنَّمَا الْكُفْرُ فِي تَرْكِ الْخَمْسِ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

"بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ".

کفر تو ان پانچ چیزوں کو چھوڑنے سے ہوتا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ الله، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ

(اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا (یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ کوئی معبودِ برحق نہیں سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا)۔

فَأَمَّا ثَلَاثٌ مِنْهَا فَلَا يُنَاظَرُ تَارِكُهَا: مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ، وَلَمْ يُصَلِّ، وَلَمْ يَصُمْ لِأَنَّهُ لَا

فَأَمَّا ثَلَاثٌ مِنْهَا فَلَا يُنَاظَرُ تَارِكُهَا: مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ، وَلَمْ يُصَلِّ، وَلَمْ يَصُمْ لِأَنَّهُ لَا يُؤَخَّرُ شَيْءٌ مِنْ هَذَا عَنْ وَقْتِهِ، وَلَا يُجْزِئُ مَنْ قَضَاهُ بَعْدَ تَفْرِيطِهِ فِيهِ عَامِدًا عَنْ وَقْتِهِ.

فَأَمَّا الزَّكَاةُ فَمَتَى مَا أَدَّاهَا أَجْزَأَتْ عَنْهُ وَكَانَ آثِمًا فِي الْحَبْسِ.

وَأَمَّا الْحَجُّ فَمَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ، وَوَجَدَ السَّبِيلَ إِلَيْهِ وَجَبَ عَلَيْهِ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي عَامِهِ ذَلِكَ حَتَّى لَا يَكُونَ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ. مَتَى أَدَّاهُ كَانَ مُؤَدِّيًا وَلَمْ يَكُنْ آثِمًا فِي تَأْخِيرِهِ إِذَا أَدَّاهُ كَمَا كَانَ آثِمًا فِي الزَّكَاةِ. لِأَنَّ الزَّكَاةَ حَقٌّ لِمُسْلِمِينَ مَسَاكِينَ حَبَسَهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ آثِمًا حَتَّى وَصَلَ إِلَيْهِمْ. وَأَمَّا الْحَجُّ فَكَانَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ إِذَا أَدَّاهُ فَقَدْ أَدَّى. وَإِنْ هُوَ مَاتَ وَهُوَ وَاجِدٌ مُسْتَطِيعٌ وَلَمْ يَحُجَّ سَأَلَ الرَّجْعَةَ إِلَى الدُّنْيَا أَنْ يَحُجَّ. وَيَجِبُ لِأَهْلِهِ أَنْ يَحُجُّوا عَنْهُ، وَنَرْجُو أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ مُؤَدِّيًا عَنْهُ كَمَا لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقُضِيَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهِ.

ان میں سے تین چیزوں کو چھوڑنے والوں سے تو مناظرہ نہیں کیا جائے گا (کیونکہ اس کا تارک کافر ہے)۔ جو (کلمے کی) گواہی نہیں دیتا، نماز نہیں پڑھتا اور روزہ نہیں رکھتا، کیونکہ ان میں سے کوئی بھی چیز اپنے وقت سے مؤخر نہیں کی جاتی، اور نہ ہی ان کی قضا انہیں پورا کرے گی اگر انہیں لاپرواہی کی وجہ سے جان بوجھ کر ان کے وقت کے بعد کیا جائے گا۔ رہا زکاۃ کا معاملہ تو جب بھی اسے ادا کیا جائے گا پورا ہوگا، اگرچہ اسے روکنے (اور تاخیر سے ادا کرنے) کا گناہ ہوگا۔

رہا حج کا معاملہ تو جب یہ کسی پر واجب ہو جاتا ہے، اور وہ اسے ادا کرنے کا راستہ بھی پالیتا ہے تو وہ اس پر واجب ہو جاتا ہے۔ اور یہ اس پر اسی سال کرنا ضروری نہیں ہوتا، تو جب وہ اسے ادا کرتا ہے وہ ادا ہو جائے گا اور اگر اسے تاخیر کر کے ادا کرتا ہے تو وہ گنہگار نہ ہوگا۔ اس جیسا گنہگار نہیں جیسا کہ یہ تاخیر سے زکاۃ ادا کرنے میں گنہگار ہوتا ہے کیونکہ زکاۃ مسلمان مساکین کا حق ہے جسے وہ روکے رکھتا ہے، جس سے وہ گنہگار رہوگا یہاں تک کہ یہ (مال) ان تک نہ پہنچ جائے۔

رہا حج تو وہ اس کے اور اس کے رب کے بیچ کا معاملہ ہے کہ اگر اس نے ادا کر دیا تو وہ ادا ہو گیا۔ اگر وہ

مر جاتا ہے (بغیر حج کئے) اس حال میں کہ وہ سواری پانے والا تھا اور استطاعت رکھتا تھا پھر بھی اس نے حج نہ کیا تو وہ دنیا میں لوٹائے جانے کا سوال کرے گا تاکہ وہ حج کر لے، اور اس کے گھر والوں پر واجب ہے کہ وہ اس کی طرف سے حج کریں، اور ہم امید کرتے ہیں کہ (ایسا کرنے سے) یہ اس کی طرف سے ادا ہو جائے گا جیسا کہ اگر اس کے اوپر قرض ہوتا تو وہ اس کی طرف سے اس کی موت کے بعد ادا کیا جاتا۔

آڈیو شرح: https://bit.ly/3hEE3rE

کتاب ختم ہوئی

والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وأصحابه وأزواجه وذريته أجمعين وسلم تسليما كثيرا

ashabulhadith.com

ہماری دعوت

قرآن

اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ

تم لوگ اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے

(سورۃ الاعراف:3)

سنت

قَالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: خَلَّفتُ فِيكمْ شَيئينِ لنْ تَضِلُّوا بعدَهُمَا: كتابَ اللهِ وسُنَّتِي

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے بیچ دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جن کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے: اللہ تعالی کی کتاب اور میری سنت۔

(صحیح الجامع:3232)

سلف صالحین کی سمجھ

وَمَنۡ يُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدٰى وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَنَّمَ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا

جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول (ﷺ) کے خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہو اور دوزخ میں ڈال دیں گے وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔ (سورۃ النساء:115)

سلفی دعوت